بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موجودہ زمانہ میں
خلوت کے چند خطرناک گناہ

مضمون

مفتی محمد رضوان خان

ادارہ غفران راولپنڈی پاکستان

www.idaraghufran.org

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین
3	موجودہ زمانہ میں خلوت کے چند خطرناک گناہ
4	ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث
6	ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث
8	ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث
13	عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث
16	ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث
//	اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کی حدیث

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موجودہ زمانہ میں خلوت کے چند خطرناک گناہ

موجودہ زمانہ، مختلف جہات سے فتنوں کا زمانہ ہے، جس میں قیامت سے پہلے احادیث میں بیان فرمودہ کئی قسم کے نت نئے فتنے ظاہر ہو رہے ہیں۔

اور بعض فتنے ایسے بھی ہیں کہ جن پر نفس وشیطان کی طرف سے اتنی خوبصورت ومزین ملمع سازی کردی گئی ہے کہ ان کو ایک بڑا دیندار طبقہ بھی گناہ سمجھنے اور ماننے کے لیے تیار نہیں، جبکہ ان فتنوں کا گناہ ہونا شریعت کی رو سے بہت بدیہی اور واضح ہے، اور ان میں امتِ مسلمہ کے کسی مسلک وفرقہ اور مکتبِ فکر کا بھی اصولی اعتبار سے اختلاف نہیں۔

چنانچہ فحش گوئی، بدگوئی اور بدزبانی وبدکلامی، الزام وبہتان تراشی، غیبت چغلی، بے جا تجسس، بدگمانی، اور مسلمان کی عیب جوئی اور تحقیر وتذلیل جیسے گناہوں کے، گناہ ہونے میں کوئی قابلِ ذکر اختلاف نہیں، اور ان کا گناہ ہونا اجتہادی واختلافی درجہ کی چیز نہیں، لیکن افسوس کہ بعض فروعی، اجتہادی واختلافی نوعیت کے مسائل میں کسی ایک موقف کو ثابت کرنے کے لیے بھی مذکورہ اور اس جیسے دوسرے کئی کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کیا جانے لگا ہے۔

اور یہ گناہ، موجودہ ذرائع ابلاغ اور بطورِ خاص سوشل میڈیا کے ذریعے سے ایسے عام ہونے لگے ہیں کہ بہت سے دیندار اور صاحبِ علم حضرات بھی تنہائی اور خلوت میں بیٹھ کر، اس قسم کے گناہوں سے محفوظ نہیں رہے۔

جبکہ آج سے ہزاروں سال پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امتِ مسلمہ کو اس قسم کے فتنوں اور گناہوں سے آگاہ فرمادیا تھا۔

جس کی کچھ تفصیل، احادیث وروایات کی روشنی میں ذکر کی جاتی ہے۔

ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَأَعْلَمَنَّ أَقْوَامًا مِّنْ أُمَّتِي يَأْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَالِ جِبَالِ تِهَامَةَ بِيْضًا، فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا، قَالَ ثَوْبَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، صِفْهُمْ لَنَا، جَلِّهِمْ لَنَا، أَنْ لَّا نَكُوْنَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ، قَالَ: أَمَا إِنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ، وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ، وَيَأْخُذُوْنَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُوْنَ، وَلٰكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللّٰهِ انْتَهَكُوْهَا (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۴۲۴۵)[1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ان لوگوں کو جانتا ہوں، جو قیامت کے دن ''تہامہ'' کے پہاڑوں کے برابر، صاف ستھری نیکیاں لے کر آئیں گے، لیکن اللہ عزوجل ان کو اس گرد و غبار کی طرح کر دے گا، جو اُڑ جاتا ہے، حضرت ثوبان نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ان لوگوں کا حال ہم سے بیان کر دیجئے، اور کھول کر بیان فرما دیجیے، تاکہ ہم لاعلمی سے ان لوگوں میں نہ ہو جائیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جان لو کہ وہ لوگ تمہارے بھائیوں (یعنی مسلمانوں) میں سے ہوں گے، اور تمہاری طرح کے (عبادت گزار) ہوں گے، اور رات کی عبادت کا کچھ حصہ بھی پائیں گے، جیسے تم (رات کو) عبادت کرتے ہو، لیکن وہ لوگ یہ کریں گے کہ جب اکیلے (اور تنہائی میں) ہوں گے، تو حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے (سنن ابنِ ماجہ)

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: إسناده حسن من أجل عقبة بن علقمة بن حديج .أبو عامر الألهانی :هو عبد الله بن غابر.

وأخرجه الرويانی فی "مسنده "(651)، والطبرانی فی "الأوسط "(4632)، وفی "الصغير" (662)، وفی "مسند الشاميين "(680)، والمزی فی ترجمة عبد الله بن غابر من "تهذيب الكمال 488 /15 "من طريقين عن علقمة بن حديج، بهذا الإسناد (حاشية سنن ابنِ ماجه)

مذکورہ حدیث میں ان لوگوں کی حالت بیان ہوئی ہے، جو بہت زیادہ دیندار، عبادت گزار وشب بیدار اور نیک صالح لوگ ہوں گے، اور وہ تہامہ کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے، اور تہامہ سے مراد مکہ اور اس کے ارد گرد اور اطراف کی جگہیں ہیں۔ [1]

لیکن آخرت میں ان نیک لوگوں کی وہ نیکیاں گرد وغبار کی طرح بے وزن ثابت ہوں گی۔

اور اس کی وجہ مذکورہ حدیث میں یہ بیان کی گئی کہ وہ خلوت وتنہائی میں حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے۔

نبی صلی اللہ کی اس حدیث کا مصداق آج کے دور میں وہ دیندار لوگ خاص طور پر ہیں، جو جلوت میں لوگوں کے سامنے عابد وزاہد شمار ہوتے ہیں، بعض تو دین کی تبلیغ وتشہیر بھی کرتے ہیں، اور بعض قال اللہ و قال الرسول کی عظیم خدمات بھی سرانجام دیتے ہیں اور ذکر وتسبیح اور تہجد وغیرہ بھی پڑھتے ہیں، جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ذکر ہے۔

لیکن وہ خلوت اور تنہائی میں بیٹھ کر موجودہ دور کے ذرائع ابلاغ، خاص کر انٹرنیٹ، اور فیس بک وغیرہ کے ذریعے سے کئی گناہوں اور حرام کاموں کا ارتکاب بھی کرتے ہیں۔

مثلاً مذکورہ وسائل کے ذریعہ، بدزبانی وبدکلامی، جھوٹ، غیبت، بہتان، الزام تراشی وغیرہ کے سننے اور کرنے کے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں۔

یا اس طرح کے اور دوسرے گناہوں کا ارتکاب کرتے ہیں، بلکہ بعض تو ایسے بھی ہیں کہ جو فحش پروگرام دیکھتے اور ان سے نفس کا حظ حاصل کرتے ہیں۔

چونکہ مذکورہ حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو عبادت گزار بھی قرار دیا، اس لیے یہ حالت ایسے دیندار لوگوں پر ہی منطبق ہوتی ہے۔

پس مذکورہ حدیث بطورِ خاص دینداروں، اور علماء وصلحاء کے لیے بہت توجہ اور اہمیت کی حامل

---

[1] وتهامة بكسر المثناة هى مكة وما حولها وأصلها من التهم وهو شدة الحر وركود الريح (فتحُ البارى لابن حجر، ج:۵ ص:۳۳۷، قوله باب الشروط فى الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب وكتابة الشروط)

www.idaraghufran.org

ہے، جن کو اپنی خلوت وتنہائی کی حالت کا خاص جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ؎

اسی وجہ سے احادیث میں جلوت اور خلوت ہر حال میں تقویٰ اختیار کرنے کا حکم آیا ہے۔

ابوذر رضی اللہ عنہ کی حدیث

چنانچہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ:

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُمَا كُنْتَ، وَأَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا، وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ (مسند الإمام أحمد

؎ (أنه) صلى الله عليه وسلم (قال :(أقسمت بالإله الذى لا إله غيره (لأعلمن) أنا (أقواما من أمتي يأتون يوم القيامة) أرض المحشر، حالة كونهم ملتبسين (بحسنات) أى :بأعمال حسنة (أمثال) وأشباه (جبال تهامة) في العظم والكثرة.

والتهامة :خلاف نجد؛ وهي ما انخفض إلى جهة البحر من أرض الحجاز.

حالة كون تلك الحسنات (بيضا) أى :بيضاء نيرة، جمع أبيض، سوغ مجيء الحال من النكرة وصفها بما بعدها (فيجعلها الله عز وجل) أى :يصير تلك الحسنات (هباء منثورا) أى :هباء منتشرا معدوما لا يرى له أثر؛ والهباء :غبار يظهر في ضوء الشمس عندما تدخل الشمس في البيت بالطاقة.

(قال ثوبان) رضى الله تعالى عنه :(يا رسول الله؛ صفهم لنا) أى :اذكر لنا يا رسول الله أوصاف أولئك القوم الذين يجعل الله حسناتهم هباء منثورا و (جلهم لنا) أمر من جلي؛ من باب زكي؛ من التجلية؛ أى :اكشف لنا عن أوصافهم، وبينها لنا لنعرفهم بأوصافهم لـ (ألا نكون منهم ونحن لا نعلم) أى:ونحن لا نعلم كوننا منهم، فـ (قال) لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في جواب سؤالهم عن بيان أوصاف أولئك القوم :(أما) - بتخفيف الميم -أى :انتبهوا واستمعوا ما أقول لكم (إنهم) أى :إن أولئك القوم (إخوانكم) من المسلمين في ظاهر حالهم (من جلدتكم) أى :من جنسكم من بنى آدم، لا من الجن ولا من الملائكة (ويأخذون من الليل) أى :يأخذون نصيبهم من الأعمال الصالحة في الليل؛ يعني :يصلون صلاة الليل (كما) أنتم (تأخذون) من أعماله (ولكنهم) أى :لكن أولئك (أقوام إذا خلوا) وتجردوا من الناس وغيرهم (بمحارم الله) متعلق بخلوا - (انتهكوها) أى :استخفوا تحريم ما حرم الله عليهم من محرماته بارتكابها وعملها؛ كأنه تعالى لا يراهم.

وهذا الحديث انفرد به ابن ماجه، ودرجته :أنه صحيح؛ لصحة سنده، وغرضه :الاستشهاد به لحديث ابن مسعود(شرح سنن ابن ماجة المسمى مرشد ذوى الحجا والحاجة إلى سنن ابن ماجه والقول المكتفى على سنن المصطفى،لمحمد الأمين الأثيوبى، ج٢٦،ص١٠٣،تتمة كتاب الزهد،باب ذكر الذنوب)

www.idaraghufran.org

بن حنبل، رقم الحدیث: ۲۱۳۵۴) [1]

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ سے ڈرو (اور تقویٰ اختیار کرو) جہاں کہیں بھی تم ہو، اور برے عمل کے بعد نیک عمل کرلو (اور نیک عمل میں توبہ بھی داخل ہے) تاکہ وہ نیک عمل اس برے عمل کو مٹادے اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق کو اختیار کرو (مسند احمد)

مذکورہ حدیث میں برائی کے بعد نیک عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور نیک عمل میں توبہ بھی داخل ہے، بعض گناہ تو نیک عمل سے معاف کردیے جاتے ہیں، مثلاً جو صغیرہ گناہ ہوں، اور بعض گناہ توبہ کے بغیر معاف نہیں ہوتے، مثلاً جو کبیرہ گناہ ہوں، اور بعض گناہوں کی تلافی کے لیے ان کی ادائیگی بھی ضروری ہوتی ہے، جو توبہ کا حصہ کہلاتی ہے، مثلاً قضاء شدہ فرض نمازوں کو اداء کرنا، یا تلف شدہ حقوق العباد کو اداء کرنا۔

مذکورہ حدیث میں لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق، اختیار کرنے کا بھی حکم دیا گیا ہے، جس کا

---

[1] قال شعیب الأرنؤوط:
حسن لغیره، وهذا إسناد رجاله ثقات رجال الشیخین غیر میمون بن أبی شبیب، فقد روی له مسلم فی المقدمة، وهو صدوق حسن الحدیث، لکنه لم یسمع من أبی ذر کما قال أبو حاتم وغیره، ثم قد اختلف علی سفیان -وهو الثوری- فی إسناده کما یأتی.
وأخرجه الدارمی (2791) ، والترمذی (1987) ، والحاکم 1/54، وأبو نعیم فی "الحلیة4/378 "، والبیهقی فی "الشعب "(8026) ، وفی "الزهد الکبیر "(869) من طرق عن سفیان الثوری، بهذا الإسناد.
وغلط الحاکم فصححه علی شرط الشیخین!
وسیأتی عن وکیع وعبد الرحمن بن مهدی برقم (21403) ، وعن یحیی القطان برقم (21536) ثلاثتهم عن سفیان الثوری.
وانظر ما سیأتی برقم (21487) و (21573).
وسیأتی فی مسند معاذ بن جبل 5/228عن وکیع عن سفیان، و 5/236عن إسماعیل ابن علیة عن لیث بن أبی سلیم، کلاهما (سفیان ولیث) - وغیرهما کما سیأتی تخریجه هناك -عن حبیب بن أبی ثابت عن میمون بن أبی شبیب، عن معاذ. لکن قال محمود بن غیلان شیخ الترمذی فیما نقله عنه بإثر الحدیث (1987) : والصحیح حدیث أبی ذر! کذا قال، لکن وقع فی حدیث عن أنس کما سیأتی فی تخریج حدیث معاذ ما یؤید أنه من حدیث معاذ (حاشیة مسند احمد)

بعض دوسری احادیث میں بھی ذکر آیا ہے، اور اچھے اخلاق کو، گناہوں کی معافی وتلافی میں خاص دخل ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْخُذُ مِنِّى خَمْسَ خِصَالٍ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ، أَوْ يُعَلِّمُهُنَّ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟ قَالَ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِى فَعَدَّهُنَّ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنْ إِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيتُ الْقَلْبَ (مسند الإمام أحمد بن حنبل، رقم الحديث ٨٠٩٥) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کون آدمی ہے، جو مجھ سے پانچ باتیں حاصل کرے، اوران پر عمل کرے، یا کم از کم (ان پانچ چیزوں کو) کسی شخص کو بتادے، جوان پر عمل کرے؟ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں یہ کام کروں گا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اوران پانچ چیزوں کو شمار کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک تو حرام کاموں سے بچو، اس کی وجہ سے تم سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے۔

دوسرے اللہ کی تقسیم پر راضی رہو، تم سب سے بڑے غنی ومالدار بن جاؤ گے۔

تیسرے اپنے پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کرو، تم مومن بن جاؤ گے۔

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: حديث جيد، وهذا إسناد ضعيف لجهالة أبى طارق -وهو السعدى البصرى والحسن -وهو البصرى -لم يسمع من أبى هريرة شيئاً (حاشية مسند احمد)

www.idaraghufran.org

چوتھے تم لوگوں کے لیے وہی چیز پسند کرو، جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو، تم مسلمان بن جاؤ گے۔

اور پانچویں تم زیادہ مت ہنسا کرو، کیونکہ زیادہ ہنسا دل کو مردہ بنا دیتا ہے (مسند احمد)

بعض دوسری روایات میں بھی ان پانچ اعمال کا دوسرے الفاظ میں ذکر آیا ہے۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، كُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَكُنْ قَنِعًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَأَقِلَّ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۴۲۱۷) [1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ہریرہ! ایک تو تم تورع و پرہیز گاری اختیار کرو، اس کے نتیجے میں تم سب سے زیادہ عبادت گزار بن جاؤ گے، اور دوسرے تم قناعت (یعنی حرص وطمع اور لالچ سے پرہیز) اختیار کرو، تو تم لوگوں میں سب سے زیادہ شکر گزار بن جاؤ گے، اور تیسرے تم لوگوں کے لیے اسی چیز کو پسند کرو، جو اپنے لیے پسند کرتے ہو، تو تم مومن بن جاؤ گے، اور چوتھے تم اپنے پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کرو، تو تم مسلمان بن جاؤ گے، اور پانچویں تم کم ہنسا کرو، کیونکہ زیادہ ہنسا دل کو مردہ بنا دیتا ہے (سنن ابن ماجہ)

مذکورہ احادیث وروایات میں جن پانچ اعمال کا ذکر ہے، موجودہ دور میں ان کی بڑی کمی پائی جاتی ہے، بلکہ بعض دین دار لوگوں میں بھی ان اعمال میں بہت کمزوری پائی جاتی ہے۔

---

[1] قال شعيب الارنؤوط: حديث حسن، والنهي عن الضحك منه صحيح، وهذا إسناد رجاله ثقات إلا أن أبا رجاء -واسمه محرز بن عبد الله -ومكحول موصوفان بالتدليس، وقد روياه بالعنعنة (حاشية سنن ابن ماجه)

چنانچہ اولاً تو بعض گناہ اور حرام کام، ایسے عام ہو گئے ہیں، جن میں بہت سے نیک لوگ اور عبادت گزار بھی مبتلا ہو چکے ہیں، جیسا کہ پہلے گزرا۔

دوسرے مال و دولت کی حرص اور لالچ بھی بہت سے نیک لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گیا ہے، جو ہمہ وقت لوگوں سے پیسے بٹورنے میں لگے رہتے ہیں اور اس کے لیے طرح طرح کے حیلے اور تدبیریں اختیار کرتے ہیں، اور ان کی حرص و ہوس کبھی پوری نہیں ہوتی، عیش و عشرت کے اسباب کی بھرمار ہے، بعض بڑے بڑے بزرگ، مشائخ اور پیر بھی لینڈ لارڈز والا، اور شاہانہ انداز اختیار کیے ہوئے ہیں، پھر بھی قناعت نہیں۔

تیسرے اپنے پڑوسیوں، ہم نشینوں، تعلق داروں کے ساتھ قطع تعلقی اور بداخلاقی بھی عام ہو چکی ہے، تحاسد، تباغض اور کینہ کپٹ کی بھرمار ہے۔

چوتھے اپنے لیے بڑے بڑے آداب والقاب پسند کرتے ہیں، اپنی بزرگیت اور عقیدت کے دوسروں سے خواہش مند و متلاشی ہیں، اور اپنے مقابلے میں دوسروں کی پگڑیاں اور عزتیں اچھالتے ہیں، ان کی تحقیر و تذلیل کرتے ہیں، یہاں تک کہ ذرا ذرا سی باتوں پر دوسروں پر لعنت و ملامت کرنا اور کفر و زندیق وغیرہ کے فتوے صادر کرنا ایک مشغلہ بن کر رہ گیا ہے۔

اور پانچویں ہنسی مذاق بھی بہت عام ہو گئی ہے، استہزاء و تمسخر بہت پھیل گیا ہے، اور یہ چیزیں خلوت میں بیٹھ کر فیس بک کے ذریعے عام ہو رہی ہیں، جو انتہائی بداخلاقی میں داخل ہیں۔

جبکہ اسلام میں حسنِ اخلاق پر بہت زور دیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا، وَأَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا (مسند احمد، رقم الحديث ۹۲۳۵) [1]

[1] قال شعيب الارنؤوط صحيح لغيره، وهذا إسناد حسن من أجل محمد بن إسحاق (حاشية مسند احمد)

www.idaraghufran.org

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں یہ نہ بتاؤں کہ تم میں سب سے بہترین لوگ کون ہیں؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول بے شک (ضرور بتلائیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہترین لوگ وہ ہیں جو تم میں لمبی عمروں والے اور اچھے اخلاق والے ہوں (مسند احمد)

جب لمبی عمر کے ساتھ اچھے اخلاق کا استعمال ہوتا ہے، تو یقیناً نامۂ اعمال میں اسی اعتبار سے اضافہ بھی ہوتا ہے، اس لئے لمبی عمر اور اچھے اخلاق والوں کو سب سے بہترین لوگ قرار دیا گیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ يَقُوْلُ بِخِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا، إِذَا فَقِهُوْا (مسند احمد، رقم الحديث ١٠٠٢٢) [1]

ترجمہ: میں نے ابوالقاسم (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے سُنا کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں، جو اخلاق کے اعتبار سے زیادہ اچھے ہوں، بشرطیکہ وہ (اللہ کے احکام کی) فہم اور سمجھ بوجھ رکھیں (مسند احمد)

فہم اور سمجھ بوجھ رکھنے کی قید اس لیے لگائی گئی کہ اللہ کے اوامر اور نواہی کو سمجھنا اور کتاب وسنت کے اصل نہج اور طریقہ پر چلنا ہی اصل نعمت ہے، اس کے بغیر اچھے اخلاق کو اختیار کرنا، بلکہ اچھے اخلاق کی سمجھ بوجھ رکھنا بھی مشکل ہے۔ [2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

---

[1] قال شعيب الارنؤوط إسناده صحيح إسناد سابقه (حاشية مسند احمد)

[2] (خيركم إسلاما أحاسنكم أخلاقا إذا فقهوا) أى فهموا عن الله أوامره ونواهيه وسلكوا مناهج الكتاب والسنة وفى رواية لأبى يعلى بسند حسن كما قاله الهيثمى بدل فقهوا إذا سددوا. (خد عن أبى هريرة) وسنده حسن (فيض القدير للمناوى، تحت رقم الحديث ٤١١٥)

www.idaraghufran.org

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :أَلَا أُنَبِّئُکُمْ بِشِرَارِکُمْ؟ فَقَالَ : هُمُ الثَّرْثَارُوْنَ الْمُتَشَدِّقُوْنَ (مسند احمد،رقم الحدیث ۸۸۲۲) ؎۱

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں تم میں شریر ترین لوگ نہ بتادوں، پھر فرمایا کہ جولوگ خوب بولنے والے (اور بسیار گو) ہوں، اور چرب لسان (اور تکلف گو) ہوں (مسند احمد)

اس سے ملتی جلتی حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ ؎۲

معلوم ہوا کہ زیادہ بولنا اور منہ پھٹ اور چرب لسان یعنی زبان سے تکلف اختیار کرنے والا ہونا، بُرے اخلاق میں داخل ہے، اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کی خصلت وعادت سے سخت نفرت کا اظہار فرمایا ہے۔

منہ پھٹ اور چرب لسان انسان، جھوٹ، غیبت، بہتان، الزام تراشی اور بدگوئی اور برائی کی نشرواشاعت وغیرہ میں بھی پیش پیش ہوتا ہے، اس لیے وہ بھی اس میں داخل ہے۔ ؎۳

اسی وجہ سے بعض روایات میں ایسے دوست سے پناہ طلب کی گئی ہے، جو اچھائی کو دیکھ کر دفن

؎۱ قال شعیب الارنؤوط:
حسن لغیرہ(حاشیۃ مسند احمد)

؎۲ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال :إن من أحبکم إلی وأقربکم منی مجلسا یوم القیامة أحاسنکم أخلاقا، وإن أبغضکم إلی وأبعدکم منی مجلسا یوم القیامة الثرثارون والمتشدقون والمتفیهقون، قالوا :یا رسول اللہ، قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفیهقون؟ قال : المتکبرون :(سنن الترمذی، رقم الحدیث ۲۰۱۸، باب ما جاء فی معالی الأخلاق)

؎۳ (شرار أمتی الثرثارون) أی المکثارون فی الکلام والثرثرة صوت الکلام وتردیده تکلفا وخروجا عن الحق (المتشدقون) أی المتکلمون بکل أشداقهم ویلوون ألسنتهم جمع متشدق وهو الذی یتکلف فی الکلام فیلوی به شدقیه أو هو المستهزء بالناس یلوی شدقه علیهم والشدق جانب الفم (المتفیقهون) أی المتوسعون فی الکلام الفاتحون أفواههم للتفصح جمع متفیهق وهو من یتوسع فی الکلام وأصله الفهق وهو الامتلاء کأنه ملأ به فاه فکل ذلک راجع إلی معنی الترديد والتکلف فی الکلام لیمیل بقلوب الناس وأسماعهم إلیه قال العسکری: أراد المصطفی صلی اللہ علیه وسلم النهی عن کثرة الخوض فی الباطل وأن تکلف البلاغة والتعمق فی التفصح مذموم وأن ضد ذلک مطلوب محبوب (وخیار أمتی أحاسنهم أخلاقا) زاد فی روایة إذا فقهوا أی فهموا (فیض القدیر للمناوی، تحت رقم الحدیث ۴۸۶۱)

www.idaraghufran.org

کردے، اور برائیوں کو دیکھ کر پھیلا دے۔[1]

اور آج ایسے لوگوں کی کمی نہیں، جو دوسروں کی اچھائیوں کو تو دفن کر دیتے ہیں، اور ان کا کوئی ذکرِ خیر ہی نہیں کرتے، اور اس کے مقابلہ میں دوسرے کی کوئی برائی نظر آئے، تو اس کی خوب نشرواشاعت کرتے ہیں، جس میں آج کل کے دیندار اور بعض اہلِ علم حضرات بھی مبتلا ہیں، جن کے مناظر، سوشل میڈیا اور فیس بک پر بکثرت نظر آتے ہیں۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: كُلُّ مَخْمُومِ الْقَلْبِ، صَدُوقِ اللِّسَانِ، قَالُوا: صَدُوقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ، فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ؟ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ، لَا إِثْمَ فِيهِ، وَلَا بَغْيَ، وَلَا غِلَّ، وَلَا حَسَدَ (سنن ابن ماجه، رقم الحديث ۴۲۱۶)[2]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ انسان جو دل کا مخموم ہو، اور زبان کا بہت سچا ہو، لوگوں نے عرض کیا کہ زبان کا بہت سچا ہونا تو ہمیں معلوم

---

[1] حدثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل، ثنا الحسن بن حماد الحضرمی، ثنا أبو خالد الأحمر، عن محمد بن عجلان، عن سعيد المقبری، عن أبی هريرة، رضی الله عنه قال: كان من دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم: اللهم إنی أعوذ بك من جار السوء، ومن زوج تشيبنی قبل المشيب، ومن ولد يكون علی ربا، ومن مال يكون علی عذابا، ومن خليل ماكر عينه ترانی وقلبه ترعانی إن رأى حسنة دفنها، وإذا رأى سيئة أذاعها (الدعاء للطبرانی، رقم الحديث ۱۳۳۹)

حدثنا محمد بن حنيفة الواسطی قال: نا حفص بن عمر الرازی قال: نا محمد بن عبادة الواسطی قال: نا هيثم الحذاء قال: نا أبو علی الرحبی، عن عكرمة، عن ابن عباس قال: كان من دعاء داود النبی عليه السلام: اللهم إنی أعوذ بك من مال يكون علی فتنة، ومن ولد يكون علی وبالا، ومن امرأة السوء، تقرب الشيب قبل المشيب، وأعوذ بك من جار سوء، ترعانی عيناه، وتسمعنی أذناه، إن رأى حسنة دفنها، وإن رأى سيئة أذاعها (المعجم الاوسط للطبرانی، رقم الحديث ۶۱۸۰)

[2] قال شعيب الارنؤوط: حديث صحيح (حاشية سنن ابن ماجه)

www.idaraghufran.org

ہے، لیکن دل کا مخموم ہونا کیا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دل کا مخموم وہ ہے، جو متقی ہو، دل صاف ہو، اس میں گناہ نہ ہو، اور نہ بغاوت ہو، اور نہ کینہ ہو، اور نہ حسد ہو (ابنِ ماجہ)

اس طرح کی حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند سے بھی مروی ہے۔ [1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ زبان کے بہت زیادہ سچے اور دل کے کینہ وحسد وغیرہ سے بہت زیادہ صاف لوگوں کے بعد، وہ شخص افضل ہے، جو دنیا کے بجائے آخرت سے محبت رکھے، اور پھر اس کے بعد وہ مومن ہے، جو اخلاق میں اچھا ہو۔ [2]

---

[1] حدثنا العباس بن عبد الله الترقفي، ثنا محمد بن المبارك الصوري، ثنا يحيى بن حمزة، حدثني زيد بن واقد، عن مغيث بن سمى الأوزاعي، عن أبي هريرة قال :قيل :يا رسول الله، أى الناس أفضل؟ قال :كل مخموم القلب، صدوق اللسان .قالوا :صدوق اللسان نعرفه، فما مخموم القلب؟ قال :التقى النقى، لا إثم فيه، ولا بغى، ولا غل، ولا حسد(مساوء الأخلاق ،للخرائطى،رقم الحديث ٤٢٦)

[2] أخبرنا طالب بن قرة الأذنى، ثنا محمد بن عيسى الطباع، ثنا القاسم بن موسى، عن زيد بن واقد، عن مغيث بن سمى، وكان قاضيا لعبد الله بن الزبير ,عن عبد الله بن عمرو، قال :قيل للنبى صلى الله عليه وسلم :أى الناس أفضل؟ قال :مؤمن مخموم القلب صدوق اللسان ، قيل له :وما المخموم القلب؟ قال " :التقى لله, النقى, لا إثم فيه ولا بغى ,ولا غل ولا حسد ,قالوا :فمن يليه يا رسول الله؟ قال :الذى نسى الدنيا ويحب الآخرة ,قالوا :ما نعرف هذا فينا إلا أبا رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم ,قالوا :فمن يليه قال :مؤمن فى خلق حسن(مسند الشاميين،للطبرانى، رقم الحديث ١٢١٨)

أخبرنا أبو الحسين بن الفضل القطان، أنا عبد الله بن جعفر النحوى، نا يعقوب بن سفيان، نا هشام بن عمار، نا صدقة بن خالد، نا زيد بن واقد، حدثنى مغيث بن سمى الأوزاعى، عن عبد الله بن عمرو بن العاص، قال: قلنا يا رسول الله، من خير الناس؟ قال: " ذو القلب المخموم، واللسان الصادق "، قلنا: فقد عرفنا الصادق، فما ذو القلب المخموم؟ قال: " هو التقى النقى الذى لا إثم فيه ولا حسد "، قلنا: فمن على أثره؟ قال: " الذى يشنأ الدنيا ويحب الآخرة "، قالوا: ما نعرف هذا فينا إلا رافع مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم، فمن على أثره قال: " مؤمن فى خلق حسن "، قالوا: أما هذه فإنها فينا (شعب الايمان للبيهقى، رقم الحديث ٦١٨٠)

www.idaraghufran.org

اس طرح کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زبان کا سچا، اور دل کے مسلمان کی طرف سے کینہ وحسد سے پاک شخص، اخلاق کی اعلیٰ بلندی پر فائز ہوتا ہے، اور وہ اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہوتا ہے۔ [1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ:

لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُوْلُ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا (بخاری، رقم الحديث ٣٥٥٩، كتاب المناقب، باب صفة النبی صلی الله عليه وسلم)

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم فاحش اور متفحش (یعنی فحش وبدگوئی کرنے اور اس کو پسند کرنے والے) نہیں تھے، اور فرمایا کرتے تھے کہ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں، جو تم میں سب سے اچھے اخلاق والے ہوں (بخاری)

---

[1] (وخم العين) بالخاء المعجمة وشد الميم تنقيتها، والمخموم النقی، ورجل مخموم القلب أی نقيه من الغل والحسد (شرح الزرقانی، ج٣، ص ٥٤٥، كتاب المساقاة، باب ما جاء فی المساقاة)

(وعن عبد الله بن عمرو) : بالواو (قال: قيل لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أی الناس أفضل؟ قال: " كل مخموم القلب ") : بالخاء المعجمة أی: سليم القلب لقوله تعالى:(إلا من أتى الله بقلب سليم)من خممت البيت إذا كنسته على ما فی القاموس وغيره، فالمعنى أن يكون قلبه مكنوسا من غبار. الأغيار، ومنظفا من أخلاق الأقذار، ("صدوق اللسان ") : بالجر أی: كل مبالغ للصدق فی لسانه، فيحصل به المطابقة بين تحسين لسانه وبيانه، فيخرج عن كونه منافيا أو مرائيا مخالفا، (قالوا: صدوق اللسان) : بالجر على الحكاية، ويجور رفعه على إعراب الابتدائية والخبر قوله: (نعرفه، فما مخموم القلب؟ قال: " هو النقی ") أی: نقی القلب، وطاهر الباطن عن محبة غير المولى ("التقی ") أی: المجتنب عن خطور السوى ("لا إثم عليه ") : فإنه محفوظ، وبالغفران محظوظ، وبعين العناية ملحوظ، ومن المعلوم أن "لا "لنفی الجنس "فقوله: ("ولا بغی ") أی: لا ظلم له ("ولا غل ") أی: لا حقد ("ولا حسد ") أی: لا تمنی زوال نعمة الغير من باب التخصيص والتعميم على سبيل التكميل والتعميم، لئلا يتوهم اختصاص الإثم بحق الله، فصرح بأنه لا مطالبة عليه لا من الخلق ولا من جهة الخالق، والله تعالى أعلم بالحقائق .قال الطيبی رحمه الله: الجواب يلی إلى قوله تعالى: (أولئك الذين امتحن الله قلوبهم للتقوى)أی: أخلصها للتقوى من قولهم: امتحن الذهب وفتنه إذا أذابه، فخلص إبريزه من خبثه ونقاه، وعن عمر رضی الله عنه: أذهب الشهوات عنها (مرقاة المفاتيح، ج٨، ص ٣٢٦٨، كتاب الرقاق)

www.idaraghufran.org

آج فحش گوئی اور بدگوئی کی اتنی گرم بازاری ہوگئی ہے کہ اس سے بہت سے دین دار اور اہلِ علم بھی محفوظ نہیں رہے، جن کا کام ہی نیٹ اور فیس بک وغیرہ پر بیٹھ کر مسلمانوں، یہاں تک کہ علماء وصلحاء کے خلاف بدگوئی اور فحش گوئی کرنا رہ گیا ہے اور یہ عمدہ مشغلہ بنالیا گیا ہے۔

ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں روایت ہے کہ:

فَجَاءَ فَتًى مِّنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَفْضَلُ؟ قَالَ: أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (مستدرك حاكم، رقم الحديث ٨٦٢٣، كتاب الفتن والملاحم) ؎۱

ترجمہ: ایک انصاری نوجوان آیا، اور اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، اور بیٹھ گیا، پھر اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مؤمنین میں سب سے افضل شخص کونسا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو تم میں اخلاق کے اعتبار سے سب سے افضل وبہتر ہو (حاکم)

اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث میں روایت ہے کہ:

قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، فَمَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ: خُلُقٌ حَسَنٌ

(صحيح ابنِ حبان، رقم الحديث ٦٠٦١، كتاب الطب) ؎۲

ترجمہ: صحابۂ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! بندے کو جو چیزیں

؎۱ قال الحاكم: هذا حديث صحيح الإسناد، ولم يخرجاه.
وقال الذهبي: صحيح.

؎۲ قال ابن حبان: قال سفيان: ما على وجه الأرض اليوم إسناد أجود من هذا.
وقال شعيب الأرنؤوط في حاشية ابن حبان: إسناده صحيح.

www.idaraghufran.org

(توفیقِ الٰہی سے) عطا کی گئی ہیں، ان میں سب سے بہتر عطیہ کون سی چیز ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھے اخلاق (ابنِ حبان)

مذکورہ احادیث وروایات سے معلوم ہوا کہ عمدہ اور اچھے اخلاق، عمدہ ترین وبہترین عطیۂ الٰہی ہے۔

جبکہ اس کے برعکس اپنے مسلمان بھائی کی بات بات پر تذلیل وتحقیر کرنا، اس کے عیوب کا افشا کرنا، لعنت وملامت کرنا، کفر وارتداد کی فتویٰ بازی کرنا، الزام تراشی، بہتان، جھوٹ اور تہمت وغیرہ جیسے گناہ، بداخلاقی کا بہت بڑا مظہر ہیں۔

جن میں آج اس قدر ابتلائے عام ہوگیا ہے کہ **الامان والحفیظ**۔

اس لیے مسلمانوں اور خاص طور پر علماء وصلحاء کو چاہیے کہ مذکورہ اور اس جیسی احادیث پر غور فرما کر اپنے طرزِ عمل کی اصلاح فرمائیں، اور موجودہ دور کے فتنوں سے اپنے ایمان کی حفاظت فرمائیں۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ غیر شعوری طور پر اپنی خلوت وتنہائی میں ایسے کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو جائیں، جو قیامت کے دن انتہائی قیمتی اور یہاں تک کہ شب بیداری والے نیک اعمال کے ’’ہباءً منثورا‘‘ ہونے کا باعث بن جائیں۔

اس موضوع پر بندہ کی ایک مفصل تالیف ’’اصلاحِ اخلاق اور حفاظتِ زبان‘‘ بھی قابلِ ملاحظہ ہے۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمد رضوان خان

23/شوال المکرّم/1441ھ 15/جون/2020ء، بروز پیر

ادارہ غفران، راولپنڈی، پاکستان

www.idaraghufran.org